سوال

تبلیغی جماعت پر شیخ ابن باز رحمتہ اللہ علیہ نے کوی فتوا دیا ہے

جواب

تبلیغی جماعت اور نامور عرب علماء تبلیغی جماعت کے بارے میں نامور عرب علماء کیا کہتے ہیں ؟ ان میں سے بہت سوں کی وفات ہوچکی اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمت فرمائے اور انھیں جواہر رحمت میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین ان فتوؤں کو پش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان انجانے میں کسی فتنے میں شامل ہوکر صراط مستقیم سے ہٹ نا جایئں ہمیں تبلیغی جماعت پر اعتراض نہیں بلکہ اس کے طریقہ تبلیغ پر اعتراض ہے اگر تبلیغی جماعت کے اکابرین اس طریقہ تبلیغ کو اپنا لیں جو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا تو ہم خود ان کے شانہ بشانہ تبلیغ کے لیے نکلیں گئے۔ فضیلتہ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا فتوىٰ : یہ سوال شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے مورخہ 6-12-1416 کو مکہ مکرمہ میں کیا گیا۔ سوال : محترم شیخ صاحب ! ہم تبلیغی جماعت اور اس کی دعوت کے بارے میں سنتے ہیں تو کیا آپ اس جماعت میں شمولیت اختیار کریں گے ؟ میں اس بارے میں آپ کی توجہ اور خیر اور خواہی کا امیدوار ہوں۔ اللہ آپ کے اجر کو بڑھائے۔ جواب : جو کوئی بھی اللہ کی طرف بلائے وہ مبلغ ہے۔ (ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے) بلغوا عني ولو آية (صحیح بخاری) "یک بات بھی میری طرف سے پہنچے تو اسے آگے پہنچادو"۔ لیکن ہندوستان کی جو معروف تبلیغی جماعت ہے اس میں خرافات و بدعات اور شرکیات پائی جاتی ہیں لہذا کسی کے لئے ان کے ساتھ جانا جائز نہیں ہاں ایسے اہل علم کے لئے جائز جو ان کی خرافات کا انکار کر کے صحیح علم کی طرف ان کی راہنمائی کر سکیں لیکن تبلیغی جماعت کی اتباع کرتے ہوئے اس کے ساتھ جانا جائز نہیں۔ فضیلۃ الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (محدث دیار شام) کا فتوىٰ : سوال : تبلیغی جماعت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ کیا طالبعلم یا کوئی اور دعوت الی اللہ کے دعوىٰ کے ساتھ ان کے ہمراہ نکل سکتا ہے ؟ جواب : "تبلیغی جماعت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے منہج پر قائم نہیں ہے جب یسا معاملہ ہے تو ان کے ساتھ نکلنا بھی جائز نہیں ہے۔ یہ لوگ یعنی تبلیغی جماعت والے کتاب و سنت کی دعوت دینے کے قائل نہیں بلکہ یہ کتاب و سنت کی دعوت کو فرقہ واریت کی دعوت سمجھتے ہیں۔ پس تبلیغی جماعت دور حاضر کی صوفی دعوت ہے جو اخلاق کی طرف تو بلاتی ہے مگر لوگوں کے غلط عقائد کی اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتی۔ کیونکہ اس سے ان کے زعم کے مطابق فرقہ واریت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی کوئی سائل یہ بھی پوچھتا ہے کہ اس جماعت کی محنتوں سے بہت سے لوگ اسلام کی طرف آتے ہیں اور کبھی ان کے ہاتھ پر غیر مسلم اسلام بھی قبول کرتے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ اس جماعت میں شمولیت اور اس کے ہمراہ دعوت کے لئے نکلنے کو جائز قرار دینے کے لئے کافی نہیں ؟ اس کا جواب یہ ہے یسی باتوں کو ہم سمجھتے ہیں اور بہت سنتے آئے ہیں یہ تو صوفیوں کا انداز فکر ہے۔ مثلا فلاں جگہ یک بزرگ تھا اس کا عقیدہ فاسدہ تھا سنت کو جانتا تک نہیں تھا لیکن بہت سے فاسق و فاجر اس کے ہاتھ پر توبہ کرتے تھے ہر خیر کی طرف بلانے والی جماعت کے متبعین تو ہوا ہی کرتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کی اصل کو دیکھو کہ یہ کس چیز کی طرف بلاتے ہیں کیا یہ لوگ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دیتے ہیں اور اتباع سنت کا پیغام لوگوں کو سناتے ہیں کہ سنت پر عمل کرنا ہے جہاں کہیں سے اور جس کسی سے کیوں نہ ملے۔ لیکن در حقیقت تبلیغی جماعت کوئی علمی منہج نہیں رکھتی بلکہ ان کا منہج جیسا دیس ویسا بھیس کے مطابق بدلتا رہتا ہے اور ان کے حسب ضرورت رنگ بھی بدلتے رہتے ہیں"۔ (الفتاوىٰ الاماراتیہ للالبانی رحمہ اللہ)، فضیلتہ الشیخ عبدالرزاق عفیفی رحمہ اللہ (کبار علماء کمیٹی کے رکن) کا فتوىٰ : "یہ بدعتی جماعت ہے جو صحیح منہج سے ہٹ چکی ہے یہ قادری اور اس قسم کے صوفی طریقوں والے لوگ ہیں ان کا نکلنا اللہ کے راستے میں نہیں بلکہ مولانا الیاس کے راستے میں ہے اور یہ لوگ کتاب و سنت کی دعوت نہیں دیتے بلکہ شیخ الیاس کی طرف لوگوں کو بلاتے یہ اسلام کی دعوت دینے کے قصد سے گھر سے نکلنا تو جہاد فی سبیل اللہ ہے لیکن یہ تبلیغی جماعت والا نکلنا نہیں ہے۔ میں تبلیغی جماعت کو زمانہ قدیم سے جانتا ہوں یہ لوگ مصر میں ہو یا اسرائیل میں ہوں، امریکہ میں ہوں یا سعودیہ میں ہوں، غرض جہاں بھی ہوں بدعتی امور کرتے ہیں اور یہ سارے کے سارے اپنے شیخ الیاس کے ساتھ مرتبط ہیں"۔ (الفتاوىٰ ورسائل سماحتہ الشیخ عبدالرزاق عفیفی) فضیلۃ الشیخ عبدالقادر الارنا (دمشق میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم) کا فتوىٰ : "تبلیغی جماعت یک صوفی جماعت ہے جو صحیح اور فاسد عقیدے اور سنت و بدعت کو غلط ملط کئے ہوئے ہے۔ کتاب و سنت سے چمٹنے کا دعوی بھی ہے اور بشری مناہج سے بھی تعلق جوڑے ہوئے ہیں یہ لوگ نصوص شریعت کی تفسیر اپنے منہج کے مطابق کرتے ہیسلف صالحین کے منہج کے مطابق نہیں کرتے جہاد کی تفسیر فقط نفس کے خلاف جہاد سے کرتے ہیں یہ لوگ دعوت تبلیغ اور تبلیغی سفر و سیاحت کی طرف تو بلاتے ہیں لیکن اس عقیدے (توحید) کے بارے میں خاموش ہیں جو اسلام کی اساس ہے۔ ان کے ساتھ نکلنا ان کے طریقے کی تائید کرنا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان

کے ہمراہ کسی کےلئے بھی جانا صحیح نہیں ہے سوائے ان اہل علم کے کہ جو انہیں نصیحت کریں اور لوگ ان کی بات کو قبول کریں"۔ فضیلتہ الشیخ حمود بن عبد اللہ التویجری رحم اللہ (ریاض کے عظیم مشائخ میں سے یک) کا فتویٰ: "یہ بدعتی اور گمراہ جماعت ہے صوفیوں کے طریق اور بدعتیوں کے منہج پر کام کر رہے ہیں۔ میں سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر وہ اپنے دین کو شرک وغلو اور بدعت وخرافات سے بچانا چاہتے ہیں تو تبلیغی جماعت کے ساتھ شرکت نہ کریں اور ان کے ساتھ بالکل نہ نکلیں، نہ اپنے علاقہ وشہر میں اور نہ شہر سے باہر"۔ (القول البلیغ فی التحذیر من جماعتہ التبلیغ) فضیلتہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ (کبار علماء کمیٹی کے رکن) کا فتویٰ: "اگر تبلیغی جماعت والے چھ نمبر کہ جن کی وہ دعوت دیتے ہیں کو چھوڑ کر ان کے بدلے حدیث جبریل (صحیح بخاری۔ کتاب الیمان) کو لے لیں تو اس میں سارہ دین موجود ہے۔ کسی بھی قصہ گو یا واعظ کےلئے جائز نہیں کہ وہ یسی حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرے کہ جس کی صحت کا اسے علم نہ ہو اور جس حدیث کا ضعیف ہونا معلوم ہے اس کا بیان کرنا بالاولی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح وہ قصے کہ جن کے جھوٹے ہونے سے آگاہ ہے انھیں بھی بیان نہ کرے کیونکہ یہ جھوٹ ہے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے نیز اجتماعی دعا خواہ وہ بیانات کے بعد ہو یا مسجد سے نکلتے ہوئے یا دعوت کےلئے جاتے ہوئے اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ بدعت کی یک قسم ہے"۔ (فتاویٰ بتوقیع فضیلتہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ) فضیلتہ الشیخ صالح بن فوزان حفظہ اللہ (کبار علماء کمیٹی کے رکن) کا فتویٰ: "کسی بھی دعوت کی صلاحیت اور استقامت اس کے منہج اور غیت ومقصد کے ذریعے سے پہچانی جاتی ہے کہ اس کے مقصد ومنہج کی نبوی منہج دعوت سے کتنی مطابقت ہے اور اصلاح عقائد اور شرک ومشرکین کی مخالفت میں اس کی تاثیر کی حد کیا ہے اور وہ دعوت کہ جو اس سے کم تر منہج رکھتی ہے مثلا ترک معاصی کی دعوت تو ہو لیکن ترک شرک کی دعوت نہ ہو۔ بعض بدعتی اعمال کی طرف زیادہ محنت اور نفلی عبادات اور اذکار پر اقتصار کیا جائے۔ محدود مدت کےلئے سفر وخروج کی بدعت، علم نافع سے بے پرواہی اور بعض مواعظ، اذکار ووظائف اور فضائل اعمال کو ترجیح دینا تو جس دعوت میں یسی چیزیں پائی جائیں وہ ناقص دعوت کہلائے گی۔ نہ ہی اس دعوت کا کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی یہ صحیح نتائج دے سکتی ہے لہذا کسی مسلمان کےلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس دعوت کا قصد کرے اور اس دعوت کی حامل تبلیغی جماعت کے ساتھ جائے کیونکہ ان کے ہمراہ جانے سے نہ تو دین کی صحیح بصیرت حاصل ہوگی اور نہ ہی صحیح عقیدہ کی معرفت"۔ فضیلتہ الشیخ سعد بن عبد الرحمن الحصین (اردن میں سعودیہ کے دینی مشیر) کا فتویٰ: "میں آٹھ سال تبلیغی جماعت میں شامل رہا ہوں اور اس کی تائید کرتا رہا ہوں اور ان تہمتوں سے اس کا دفاع کرتا رہا ہوں جو میرے نزدیک ثابت نہ تھیں۔ تبلیغی جماعت کتاب وسنت اور علماء امت کی صحیح فقہ کی بجائے قصوں کہانیوں اور خرافات پر قائم ہے اور انکی خرابی پر اس سے زیادہ ظاہر دلیل اور کون سی ہو سکتی ہے کہ دہلی میں انکی مرکزی مسجد میں قبریں موجود ہیں۔ اسی طرح رائیونڈ کی مرکزی مسجد کے جوار میں اور سوڈان میں انکی مرکزی مسجد میں قبریں پائی جاتی ہیں بعض سعودی اور غیر سعودی علماء نے جو اس جماعت کی تائید کی ہے وہ اسکے بارے میں صحیح معلومات نہ ہونے کی وجہ سے حسن ظن اور ظاہر بینی سے کام لیتے ہوئے متاثر ہوئے اور ان سے ان کے حمیت میں فتاویٰ صادر ہوئے لیکن کوئی بھی یسا قابل ذکر عالم نہیں کہ جو اس جماعت میں رہا ہو اور پھر اس سے نکلنے کے بعد اس کا تزکیہ بیان کیا ہو۔ بہت سے علماء نے تبلیغی جماعت سے لوگوں کو ڈریا ہے مثلا حمود بن عبد اللہ التویجری، عبد الرزاق عفیفی، عبد اللہ الغدیان اور صالح الفوزان وغیرہ"۔ (حقیقتہ التوحید الی اللہ تعالی وما اختصت بہ جزیرہ العرب) فضیلتہ الشیخ احمد بن یحیی (جازان کے عظیم مشائخ میں سے یک) کا فتویٰ: "تبلیغی جماعت کا بانی صوفیت پر پروان چڑھا اور چشتی مراقبے میں عبد القدوس گنگوہی کی قبر کے پاس بیٹھا کرتا تھا جبکہ عبد القدوس گنگوہی وحدت الوجود کا قائل تھا۔ ان کی وہ مسجد جس سے ان کی دعوت کا آغاز سفر ہوا اس میں چار قبریں ہیں۔ اس جماعت کا بانی قبر والوں سے کشف اور روحانی فیضان کا طلبگار رہتا تھا۔ یہ یت کنتم خیر امتہ اخرجت للناس کے بارے میں اس کا قول ہے کہ اس یت کی تفسیر اسے کشف کے ذریعے الھام ہوئی"۔ (المورد العذب الزلال فیما انتقد علی بعض المناہج الدعویتہ من العقائد والاعمال) فضیلتہ الشیخ صالح بن سعد (جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ) کا فتویٰ: "تبلیغی جماعت یک صوفی جماعت ہے جو چار صوفی سلسلوں نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ اور چشتیہ کے مطابق بیعت کرواتی ہے۔ کتاب وسنت کی نصوص میں تحریف کرتی ہے خصوصا وہ آیات واحادیث جو جہاد کے متعلق ہیں۔ یہ لوگ ان کو اس جماعت کے ساتھ نکلنے، بدعتی سیاحت کرنے اور ان کے ساتھ مل کر نفس کے مجاہدہ پر محمول کرتے ہیں۔ اسلام کے قواعد سے یہ لوگ ناواقف ہیں۔ صحیح عقیدے کے حاملین سے لوگوں کو متنفر کرتے ہیں اور علم وعلماء سے لوگوں کو ڈراتے ہیں۔ "لوگو! اللہ کےلئے اس گمراہ جماعت سے بچ جا ، اس سے تعلق نہ جوڑو، اسے قوت مت فراہم کرو، اسکے دھوکے میں نہ آ کہ شیطان نے تبلیغی جماعت والوں کو دھوکہ دے کر اپنی رسیوں میں جکڑ رکھا ہے اور انھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ وتابعین کرام کے راستے کو چھوڑ رکھا ہے بتلانے پر بھی باز نہیں آتے گویا کہ صراط مستقیم کو جانتے ہی نہیں"۔ یہ فتاویٰ فضیلتہ الشیخ محمد بن ناصر العرینی حفظہ اللہ کی کتاب کشف الستار عما تحملہ بعض الدعوات من انخطار سے لئے گئے ہیں۔

محدث فتویٰ کمیٹی